محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

# غزوہ فتح مکہ کے بعد بعض سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ی15/ اگست 2025ء (۱۵/ ظہور ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ جمعہ مَیں نے تین بڑے بتوں کو مسمار کرنے کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ ایک سریّہ حضرت سَعد بن زید اشہلیؓ کا تھا، جو رسول اللہ ﷺ نے ۲۴؍ رمضان ۸؍ ہجری کو مناۃ بت کے انہدام کے لیے بھیجا تھا۔ اُسے بحیرۂ احمر کے ساحل پر قدید کے قریب مُشَلَّل کے مقام پر نصب کیا گیا تھا۔ اِسی وجہ سے اِس کو سریّہ مُشَلَّل بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت سَعد بن زید اشہلیؓ جب وہاں پہنچے تو وہاں ایک مجاور بھی تھا۔ مجاور نے آپؓ سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ مناۃ کا گرانا۔ اُس نے کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ یہ کام تم سے ہوسکے۔ آپؓ اِس بت کی طرف بڑھے۔ راوی نے بیان کیا ہے پتا نہیں حقیقت ہے یا بعض اوقات رنگ دینے کے لیے بیان کر دیتے ہیں کہ اُس وقت ایک برہنہ، سیاہ رنگ اور پراگندہ بالوں والی عورت کمرے سے باہر نکلی اور مجاور نے اپنے بت کو کہا کہ اَے مناۃ! اپنا غضب بھیج۔ حضرت سَعد بن زید اشہلیؓ نے اُس مجاور کو قتل کر دیا۔ حضور انور نے تصریح فرمائی کہ اگر یہ قتل کی روایت صحیح ہے، تو ممکن ہے کہ مجاور نے مقابلہ کی کوشش کی ہو، اور مقابلہ میں مارا گیا۔ صرف بد دعا دینے پر قتل کرنا، یہ تو اسلامی تعلیم ہی نہیں ہے، صحیح بھی نہیں لگتا۔ آنحضرتؐ کی عمومی ہدایات کے بھی خلاف ہے۔

سریّہ حضرت خالد بن ولیدؓ بطرف نخلہ، نبی اکرم ﷺ نے ۲۵؍ رمضان، ۸؍ ہجری بمطابق جنوری ؍ ۶۲۹ء میں قریش کے معروف بت عُزیٰ کو گرانے کی غرض سے روانہ فرمایا۔ ابنِ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ جب عُزیٰ کے مجاور کو حضرت خالدؓ کی آمد کا علم ہوا تو بت پر تلوار لٹکا کر خود پہاڑ پر چڑھ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا کہ اَے عُزیٰ! خالد پر ایسا شدید حملہ کر کہ جو کچھ بھی باقی نہ چھوڑے۔ جنگی نقاب پہن اور آستین چڑھا۔ اَے عُزیٰ! اگر

تم اِس شخص خالد کو قتل نہ بھی کرو تو اُسے جلد واقع ہونے والے گناہ کا مستحق بناؤ یا اِس سے اِس کا انتقام لو۔
حضرت خالدؓ نے نخلہ پہنچتے ہی کیکر کے درختوں کو کاٹا اور اُس گھر کو مسمار کیا، جس میں عُزیٰ بت تھا، پھر واپس مکّے آکر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے وہاں کوئی خاص چیز دیکھی تھی؟ حضرت خالدؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر تو تم نے عُزیٰ کو ختم نہیں کیا، واپس جاؤ اور اِس کا قلع قمع کر کے آؤ۔ حضرت خالدؓ تعمیلِ حکم کے لیے فوراً پلٹے، جب نگرانوں نے دوبارہ آپؓ کو دیکھا، تو وہ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تو وہ کہہ رہے تھے کہ اَے عُزیٰ! انہیں ہلاک کر دو۔ اِس بت خانے میں سے ایک بکھرے بالوں والی، سیاہ رنگ کی عورت نکلی۔ حضرت خالدؓ اِس وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ اَے عُزیٰ! مَیں تیرا انکار کرتا ہوں، تیری پاکیزگی بیان نہیں کرتا، مَیں نے دیکھا ہے کہ اللہ نے تجھے رسوا کر دیا ہے۔ اِس کے بعد آپؓ نے واپس پہنچ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ روئیداد پیش کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں! یہ وہ عُزیٰ ہے، وہ مایوس ہو گئی ہے کہ تمہارے شہروں میں اس کی اب کوئی بھی پرستش نہ ہو گی۔

پھر سریّہ حضرت عَمرو بن العاصؓ بطرف سُواع، اِس کا ذکر ہے، یہ بھی رمضان ۸/ہجری میں ہوا۔ عُزیٰ بت کے انہدام کی مہم کے ساتھ ہی رسول اللہؐ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو سُواع بت کے قلع قمع کی خاطر بھجوایا۔ اِس بت کی شکل ایک عورت کی تھی۔ قرآنِ کریم میں کچھ بتوں کا نام لے کر ذکر کیا گیا ہے، اِس میں اِس بت کا بھی ذکر ہے، چنانچہ سورۂ نوح میں آتا ہے کہ اور اُنہوں نے کہا ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ وَدّ کو چھوڑو اور نہ سُواع کو اور نہ ہی یَغوث اور یَعوق اور نسر کو۔ دراصل یہ سب اُن چند نیک آدمیوں کے نام ہیں، جو حضرت نوحؑ کی قوم میں سے تھے، جب وہ مر گئے تو شیطان نے اُن کی قوم کے دل میں یہ ڈالا کہ اِن جگہوں میں، جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے، بت کھڑے کر دو۔ اور اُن کے ناموں پر اِن کے نام رکھو۔ چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور اُنہیں پوجا جاتا تھا۔

حضرت عَمرو بن العاصؓ جب رہاط کے مقام پر سُواع کے پاس پہنچے، تو وہاں اُنہیں اُس کا مجاور ملا، آپؓ نے اُسے کہا کہ وہ رسول اللہؐ کے حکم سے اِس بت کو توڑنے کے لیے آئے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ تم اِسے توڑنے پر ہرگز قادر نہیں ہو گے۔ آپؓ نے وجہ پوچھی تو اُس نے جواب دیا کہ تم بہرحال روک دیے جاؤ گے۔ آپؓ نے کہا کہ تم پر افسوس! کیا یہ سن سکتا ہے اور دیکھ سکتا ہے؟ پھر آپؓ نے آگے بڑھ کر اُسے توڑ دیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ اُس کوٹھڑی کو بھی مسمار کر دیں، جو اِس کے ساتھ بنی ہوئی تھی، اُنہوں نے اُسے مسمار کر دیا۔ پھر آپؓ نے اُس مجاور سے پوچھا کہ اب بتاؤ! اُس نے اپنے معبود کا یہ حال دیکھا تو فوراً بول اُٹھا کہ

مَیں اللہ کی اطاعت کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اِس حوالے سے بھی اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ پہلے جو مجاور کو یا کسی کو قتل کرنے کا جو قصّہ بیان ہوا ہے، وہ بہر حال محلِّ نظر ہے۔

سریّہ حضرت خالد بن ولیدؓ بطرف بنو جذیمہ، یہ بھی شوال، ۸/ہجری کا ہے۔ فتح مکّہ کے بعد جب حضرت خالد بن ولیدؓ عُزیٰ بت کو گرا کر واپس تشریف لائے، تو آنحضرتؐ نے اُنہیں بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، جو مکّے کے یلملم کی جانب آباد تھا۔ نبی اکرمؐ نے حضرت خالدؓ کو فرمایا کہ اِس قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اِن سے جنگ نہیں کرنی۔ ابن سَعْد نے بیان کیا کہ جب خالدؓ اِن کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کس دین پر ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں، حضرت خالدؓ نے پوچھا کہ پھر تم نے ہتھیار کیوں اُٹھا رکھے ہیں؟ وہ بولے کہ ہمارے اور عرب کی ایک قوم کے درمیان دشمنی چلی آرہی ہے، ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہی دشمن قوم ہے، اِس لیے ہتھیار پکڑ لیے۔ بہر حال روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خالدؓ اُن کی طرف سے مطمئن نہیں تھے۔ اِس لیے اُنہوں نے ایک رات کے آخری پہر میں یہ فتویٰ دے دیا کہ اِن قیدیوں کو قتل کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اِس پر کچھ مسلمانوں نے اپنے قیدیوں کو قتل کر دیا، لیکن مہاجرین اور انصار کے گروہ نے جو پُرانے مسلمان تھے، اُنہوں نے خالدؓ کی اِس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور اپنے قیدیوں کو قتل نہیں کیا۔ جب آنحضرتؐ کو اِس سارے واقعے کا علم ہوا تو آپؐ کو بہت دکھ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے خالد کو اُنہیں قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، مَیں نے تو صرف اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا کہا تھا اور پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دو مرتبہ خدا کے حضور عرض کی کہ اَے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے، مَیں تیرے حضور اِس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔

پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو مقتولین کی دیّت ادا کرنے اور سارے معاملے کی تحقیق کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علیؓ نے وہاں جا کر تمام مقتولین کے ورثاء کو خون بہا ادا کیا اور اُن کے جو اموال مسلمانوں نے لیے تھے، اُنہیں وہ سب واپس دیے، یہاں تک کہ لکڑی کا وہ برتن بھی واپس کیا، جس میں کتّا پانی پیتا تھا۔ سب کو دیت وغیرہ کی رقوم دینے کے بعد حضرت علیؓ کے پاس کچھ مال بچ گیا، تو آپؓ نے بچا ہوا مال بھی اُنہی لوگوں کو دے دیا اور کہا کہ مَیں یہ مال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے بطور احتیاط دے رہا ہوں تاکہ اُس ممکنہ نقصان کا بھی ازالہ ہو جائے، جسے نہ اللہ کا رسولؐ جانتا ہے اور نہ تم جانتے ہو۔ اِس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تُو نے بالکل ٹھیک کیا اور بہت اچھا کیا۔ اِس واقعہ سے قبل آنحضورؐ نے ایک خواب بھی دیکھا تھا کہ مَیں نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے ملا ہوا ایک کھانا ہے) کا ایک لقمہ لیا، تو مجھے اُس کا ذائقہ لذیذ لگا، لیکن جب مَیں نے اُسے نگلا تو اُس کا کچھ حصّہ میرے حلق میں پھنس گیا۔ پھر علی نے ہاتھ ڈال

کر اِس کو نکالا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اِس کی تعبیر کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ آپؐ کے بھیجے ہوئے سرایا میں سے ایک سریّہ ہے، جسے آپؐ روانہ کریں گے، اِس کی کچھ چیزیں تو آپؐ کو پسند آئیں گی اور کچھ قابلِ اعتراض ہوں گی۔ پھر آپؐ علی کو روانہ کریں گے اور وہ اِس میں آسانی کر دیں گے یعنی معاملے کو درست کر دیں گے۔ چنانچہ اِس سریّہ کے واقعات سے یہ خواب پورا ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تشرح بخاری کی حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے بھی لکھی ہے اور مزید آپؓ نے یہ بڑا عالمانہ نوٹ بھی لکھا ہے کہ یہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی کوئی بدنیتی شامل نہ تھی، اُن سے ایک اجتہادی غلطی ہوئی اِس وجہ سے آنحضرتؐ حضرت خالدؓ سے ناراض بھی ہوئے اور خدا کے حضور اپنی بیزاری کا اظہار بھی فرمایا۔ اور جب تحقیق سے یہی ثابت ہوا کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر یہ قتل ہوئے ہیں، تبھی آپؐ نے قصاص کی بجائے دیّت دیے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی گذارشات اور معذرت پیش کرنے کے بعد نبیؐ نے نہ صرف خالدؓ کو معاف فرما دیا بلکہ چند ہی دنوں کے بعد غزوۂ حنین کے لیے تیار کیے جانے والے ہراول دستے اور گھڑ سواروں کے دستے کا نگران اور سالار حضرت خالدؓ کو مقرر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اِس کے علاوہ دو اور سرایا کا بھی مختصر ذکر ملتا ہے۔ سریّہ یلملم، آنحضرتؐ نے حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ۲۰۰/ افراد پر مشتمل یہ سریّہ مکّے کے جنوب مشرق میں واقع یلملم کی طرف بھیجا۔ سریّہ عُرنہ، یہ عرفات کے سامنے ایک وادی ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ کو ۳۰۰/ افراد کے لشکر کا امیر بنا کر اِس طرف بھیجا تھا۔ اِس سریّہ کا ذکر محمد بن عمر واقدی نے کیا ہے، اِس کے علاوہ کسی اور معروف سیرت نگار نے اِسے بیان نہیں کیا، اِس لیے محلِّ نظر ہے کہ یہ صحیح بھی ہے کہ نہیں۔ اور نہ کوئی مزید تفصیل اِس کی ملتی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ بہر حال اِس سے آنحضرتؐ کی سیرت کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے کہ کہیں بھی آپؐ نے سختی نہیں کی اور یہ الزام بھی جو دشمنانِ اسلام لگاتے ہیں، غلط ہے کہ جنگوں میں آپؐ نے قتل کروایا۔ جہاں غلطی سے بھی کچھ ہوا تو آپؐ نے بڑی ناراضگیوں کا اظہار فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔